کرامؓ کی احتیاط' خلفاے راشدین حضرت ابوبکرؓ' عمرؓ اور عثمانؓ و علیؓ اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کے اقوال سے گفتگو کا آغاز کیا گیا اور پھر بات کو تکمیلی مرحلے تک پہنچانے کے بعد اس موضوع پر اب تک جو اہم کتابیں لکھی گئی ہیں' ان کا تعارف بھی پیش کر دیا ہے۔ نیز اس علم کی تاریخ اور اس کے مختلف ادوار کا درست اور محققانہ انداز میں تعین کیا گیا ہے۔ اس کے بعد علم حدیث کی اصطلاحات' اقسام اور اصول حدیث کے مختلف مباحث پر' جنھیں عموماً مختصراً بیان کر دیا جاتا ہے' سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔ اس طرح بحث کے تمام گوشے واضح ہو گئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ کتاب لکھ کر ایک گراں قدر علمی خدمت سرانجام دی ہے۔ یہ کتاب ان شاء اللہ علما اور طلبہ کے لیے نور نظر اور سرور قلب ثابت ہو گی' اسے ہاتھوں ہاتھ لیا جائے گا اور یہ علوم حدیث کی اشاعت و توسیع میں اہم کردار ادا کرے گی۔ (مولانا عبدالمالک)

شیخ ایاز کے آخری دس سال' مرتبہ: محمد موسیٰ بھٹو۔ ناشر: سندھ نیشنل اکیڈمی ٹرسٹ' ۱۱۸۶ پیپلز کالونی' لطیف آباد' نمبر ۴ بی' حیدر آباد۔ صفحات: ۱۱۲۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

سندھ کے معروف دانش ور' شیخ ایاز سیکولرازم' مذہب بیزاری اور آزاد خیالی کے دل دادہ و علم بردار اور مبلغ تھے۔ وفات سے تقریباً دس برس پہلے اللہ تعالیٰ نے انھیں ہدایت عطا کی۔ ان پر اللہ کی وحدانیت' ایمان و یقین اور حق و صداقت کا انکشاف ہوا اور وہ خدا پرستی کے راستے پر گامزن ہوئے جس نے ان کے دل و دماغ کو منور کر دیا۔ زیر نظر کتاب سے ان کی قلب ماہیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ انھوں نے سندھی زبان میں حمدیہ دعاؤں کا ایک مجموعہ شائع کیا تھا۔ یہ کتاب ان کی دعاؤں کے انتخاب کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کے تعارف میں سندھ کی معروف ادبی اور روحانی شخصیت ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں نے لکھا ہے کہ ان دعاؤں میں جہاں موصوف نے اپنی ذات کی مکمل نفی اور عاجزی سے اللہ کی کبریائی اور عظمت بیان فرمائی ہے اور اس کی بارگاہ میں دل کی گہرائیوں سے ہدایت کے لیے رہنمائی طلب کی ہے اور ایمان و اسلام کی راہ پر استقامت سے گامزن ہونے کے لیے اضطراب اور دل کے درد سے اللہ کو پکارا ہے' وہاں دعاؤں میں اسلامی فکر' فلسفہ اور حضور اکرمؐ کی تعلیمات کو بھی احسن طریقے سے پیش کیا ہے۔ دعاؤں کے مترجم اور اس کتاب کے مرتب محمد موسیٰ بھٹو نے شیخ ایاز کے آخری دس سالوں میں ان سے رابطہ رکھا جس کی تفصیل کتاب میں ان کے بعض مضامین سے ملتی ہے۔ مرتب کے نام شیخ مرحوم کے متعدد خطوں کے عکس بھی شامل کتاب ہیں۔

محمد موسیٰ بھٹو بتاتے ہیں کہ شیخ ایاز سے آخری ملاقات میں محسوس ہوا کہ انھیں اس بات کا سخت افسوس تھا کہ سندھی نوجوانوں میں اسلام کے بارے میں پیدا شدہ غلط فہمیاں دور کرنے اور نئی نسل کا اسلام